اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۴۳۵

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

جلد ۲۰	مطابق ۱۶ ذیقعد سنہ ۱۳۵۱ھ	یوم شنبہ	مورخہ ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۳۳ء	نمبر ۱۰۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱۲۔ مارچ بعد دوپہر کی طبی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے۔

مقامی مدارس کے سالانہ امتحانات شروع ہیں۔

۱۱۔ مارچ حافظ امام الدین صاحب کی لاش جو گوجرانوالہ میں امانتاً دفن تھی۔ لائی گئی۔ جنازہ مولانا سید سرور شاہ صاحب نے پڑھایا۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔

۱۱۔ مارچ سے مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے بعد نماز عصر مسجد اقصےٰ میں قرآن کریم کا درس شروع فرمایا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جماعت احمدیہ میں سلسلۂ خلافت

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے۔ اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا۔ ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے۔ کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔ اور غلبہ سے مراد یہ ہے۔ کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشا ہوتا ہے۔ کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے۔ اپنے کمال کو پہونچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اب کام بگڑ گیا۔ اور یقین کر لیتے ہیں۔ کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں۔ اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالےٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔

اخبار احمدیہ

حوالے مطلوب ہیں

۱۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہو۔ کہ سارا قرآن مجید پر الہاماً نازل ہوا ہے۔ بوجہ کثرت اور شوق سے پڑھنے کے (اہلسنت کی کتابوں میں)

۲۔ حدیث المرأۃ علی دین بعلہا ؛

۳۔ رکانہ کا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کشتی کی درخواست کرنا۔ اور اس کو معیار صداقت قرار دینا۔ ان حوالجات کی جلد از جلد ضرورت ہے جس کسی بھائی کو علم ہو۔ وہ از راہ مہربانی فوراً مطلع فرمائیں۔ خاکسار غلام احمد مجاہد مولوی فاضل۔ معرفت چودھری غلام احمد صاحب پوسٹل کلرک بہاولپور۔

اعلان بیعت

جو لوگ میری نسبت اس بارے میں۔ کہ میں نے بیعت کی ہے یا نہیں۔ شک کرتے ہیں ان کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ خاکسار ۱۸ اگست ۱۹۳۲ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر چکا ہے۔ خاکسار عبد الحکیم از جالندھر چھاؤنی ؛

خانصاحب نعمت خانصاحب کو الوداعی پارٹی

گذشتہ اتوار کی شام کو انجمن احمدیہ دہلی نے خانصاحب نعمت خانصاحب برج انسپکٹر اور جماعت برج کو الوداعی پارٹی دی۔ اور ایڈریس پیش کیا۔ خانصاحب موصوف چند ماہ سے دہلی میں مقیم تھے۔ اور اب کام کے اختتام پر یہاں سے تبدیل ہو کر لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ آپ نے اس قلیل عرصہ کے دوران میں جماعت احمدیہ دہلی کے ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور الٰہی کاموں کے لئے اپنے عزیز اوقات اور اموال کو قربان کرنے میں ہمارے لئے بہترین سبق چھوڑا۔ آپ نے اپنے حسن اخلاق سے جماعت برج کی تعلیم و تربیت کے کام کو بھی احسن طور پر سرانجام دیا ہے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تبارک و تعالےٰ اُن کے جسمانی و روحانی مدارج میں بیش از پیش ترقیات عطا فرمائے اور دینی خدمات زیادہ سے زیادہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ خاکسار عبد الحمید سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ نئی دہلی ؛

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی قرار داد تعزیت

مکرمی چودھری محمد حسین صاحب مرحوم کی وفات پر انجمن احمدیہ شہر سیالکوٹ نے اپنے غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۲ مارچ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز پاس کئے ہیں

(۱) جماعت احمدیہ سیالکوٹ کا یہ غیر معمولی اجلاس چودھری محمد حسین صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ چودھری صاحب موصوف نے اپنی بے نظیر قربانیوں اور اپنے تقوے طہارت اور پاکیزہ اخلاق کی جو یادگار جماعت احمدیہ سیالکوٹ میں چھوڑی ہے۔ وہ ایسی ہے۔ کہ انشاء اللہ العزیز موجودہ جماعت اور آنے والی نسلیں ہمیشہ اس سے فائدہ اٹھایا کریں گی۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے چودھری صاحب موصوف کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے

(۲) یہ جلسہ ان کے پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا۔ اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کو چودھری صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

ان قرار دادوں کی نقول مرحوم کے متعلقین کو بھیجی گئیں

(خاکسار قاسم الدین جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ شہر سیالکوٹ)

اجرائے اخبار کی درخواست

قصبہ نگرام میں جو اپنی قدیم تاریخی عظمت بحکم قضاء اور دارالافتاء کے لحاظ سے بعض اضلاع اودھ کے مفصلات کا دینی مرکز رہا ہے مدرسہ عربیہ بدریہ غیر مستطیع مسلمان بچوں کی دینی و دنیاوی تعلیم و تربیت کر رہا ہے۔ اس مدرسہ سے متعلق ایک دارالکتب قائم ہے جس سے طلباء اور دیگر مسلمانوں کی ذہنیت مسلمانوں کی موجودہ اجتماعی و قومی ضروریات کے مطابق نشو و نما پا رہی ہے۔ مدرسہ کی مالی حالت قابل اطمینان نہ ہونے کی وجہ سے ناظم صاحب مدرسہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ کوئی صاحب اخبار الفضل جاری کرا کر ثواب حاصل کریں۔ جو صاحب اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں۔ ایڈیٹر الفضل کو مطلع فرمائیں ؛

ضلع شیخوپورہ کی انجمنوں کو اطلاع

ضلع ہذا کی انجمنوں کو جس قدر اشتہار ندائے ایمان کی ضرورت ہے۔ فی الفور مجھے اطلاع دیں۔ تاکہ اندازہ کر کے مرکز سے اس قدر اشتہار منگوانے کا انتظام کیا جا سکے۔ نیز ماہوار تبلیغی رپورٹیں ہر جماعت کی طرف سے باقاعدہ وصول ہونی چاہئیں۔ آئندہ اگر کسی جماعت کی رپورٹ ماہ زیر رپورٹ سے دوسرے مہینے کے پہلے ہفتہ میں نہ پہونچی۔ تو اس کی رپورٹ مرکز میں کی جائے گی۔ خاکسار عطا محمد نائب مہتمم تبلیغ شیخوپورہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد قبلہ خان بہادر محمد حسین صاحب پنشنر جج علیگڑھ بہت علیل ہیں۔ احباب سے ان کے لئے درخواست دعا صحت ہے خاکسار محمد سلیم۔ الہ آباد۔ ۲۔ میری بیوی عرصہ تقریباً تین سال سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ اب حالت زیادہ نازک ہو رہی ہے۔ میرے اس بیوی سے تین چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ دوست دعائے صحت کریں۔ خاکسار بدر الدین احمدی فیض اللہ چک۔ ۳۔ میری صحت عرصہ سے خراب رہتی ہے۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم صحت کاملہ عطا کرے۔ خاکسار راجہ غلام محمد خان چک ایمرچ کشمیر ؛ ۴۔ عزیز مکرم محمد طفیل صاحب احمدی پسر وحید چودھری علی محمد صاحب مرحوم ساکن ونجواں بعض خطرات و تکالیف میں ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے ؛ خاکسار۔ تاج الدین مولوی فاضل۔ قادیان ؛ ۵۔ میری اور میرے عزیز بھائی ثناء اللہ صاحب احمدی کی صحت عرصہ دراز سے خراب ہو رہی ہے۔ تکمیل صحت کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار محمد حسین جابلی۔

۶۔ میں آج کل بعض مشکلات میں ہوں۔ دوست دُعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ حل کر دے۔ ایم محمد اشرف خان لاہور ؛ ۷۔ میری صحت تاحال ٹھیک نہیں ہوئی۔ احباب دعا کریں۔ خاکسار اہلیہ محمد یونس از رہی

۸۔ عبد الرحیم خاں صاحب حصاری کو اگرچہ پہلے کی نسبت کچھ افاقہ ہے۔ مگر پوری طرح صحت نہیں ہوئی۔ درخواست دعا ہے۔ خاکسار اہلیہ عبد الرحیم خاں از گڑھی حبیب اللہ

اعلان نکاح

۱۔ عزیز خلیل احمد ولد خلیفہ عبد الرحیم صاحب مرحوم کا نکاح بھائی کریم بخش صاحب گوجرانوالہ کی دختر امۃ اللہ بیگم صاحبہ سے بعوض مہر مبلغ پانچ صد روپیہ حکیم محمد دین صاحب نے پڑھا۔ خاکسار سراج الدین از کمیوہ ؛

۲۔ ۲۶ فروری ۱۹۳۳ء کو گیانی واحد حسین صاحب مبلغ کا نکاح ابو الفضل الدین صاحب سب اوورسیر ایم۔ ای۔ ایس کی اہلیہ کی حقیقی ہمشیرہ مسماۃ احسان الٰہی کے ساتھ بعوض چار صد روپیہ مہر پڑھا گیا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے

خاکسار فقیر احمد جالندھر چھاؤنی

ولادت

۲۸۔ فروری اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے ہاں بچہ عطا فرمایا ہے۔ دوست درازی عمر اور سعادت دارین کی دعا کریں ؛ خاکسار عبد اللہ بنگلہ خیروالہ ضلع لائل پور ؛

ہز ہائی نس نواب صاحب بہادر بہاولپور کو تعزیت کا تار

۵۔ مارچ حسب ذیل تار مولوی جلال الدین صاحب شمس نے جو مقدمہ کی پیروی کے سلسلہ میں بہاولپور مقیم تھے۔ ہز ہائی نس نواب صاحب کی بیگم صاحبہ کے انتقال پر دیا ؛

اس سانحہ غمناک میں ہماری طرف سے دلی ہمدردی قبول فرمائیں ؛

یہ سب سے پہلا تار تھا۔ جو اس افسوسناک سانحہ کے متعلق صادق گڑھ پیلس میں پہونچا۔ اور اس کا حسب ذیل جواب موصول ہوا

"میں اعلیحضرت ہز ہائی نس نواب صاحب بہادر کی جانب سے آپ کے پیام تعزیت پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اعلیحضرت سرکار والا آپ کے اس جذبہ کی جو اس کا محرک ہوا بہت قدر کرتے ہیں ؛

آپ کا صادق مقبول احسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۰۹ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

احمدیت کے مقابلہ میں عیسائیوں سے متحد ہونیوالے مسلمان

مولوی ظفر علی کا "مسیحی" بن کر "مسیحیت" کی غیرت کی پناہ ڈھونڈنا

ایک بہت بڑی غلط بیانی

جماعت احمدیہ کے وہ معاندین جو صداقت اور راستی کو بے جا عداوت اور بغض کی وجہ سے کلیتہً ترک کر چکے ہیں عوام کو مغالطہ دینے اور سلسلہ احمدیہ سے متنفر کرنے کی غرض سے جن غلط بیانیوں اور دھوکہ دہیوں سے کام لیتے ہیں۔ ان میں سے ایک بہت بڑی غلط بیانی یہ ہے۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ ایک طرف تو اپنے مذہبی عقائد اور خیالات کے لحاظ سے اسلام کو نقصان پہنچا کر عیسائیت کو تقویت پہنچا رہی ہے۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کے سیاسی اور ملکی مفاد کو عیسائیوں کے غلبہ و اقتدار پر قربان کر کے انہیں عیسائیوں کے غلام بنانے کی کوشش کرتی چلی آ رہی ہے ؞

غلط بیانی کی وجہ

یہ دوگونہ الزام اس شدت سے لگایا جاتا ہے۔ کہ اس کے متعلق ہمیں کوئی ثبوت پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور چونکہ اس الزام پر زور دینے والے وہی لوگ ہیں۔ جو موجودہ حکومت کو درہم برہم کرنے کے لئے ہر ناجائز سے ناجائز حرکت کا ارتکاب اپنے لئے روا سمجھتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ عوام الناس ان کی اس قسم کی باتوں کو بآسانی قبول کر لینے کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے انگریزی حکومت کے خلاف نفرت و حقارت پھیلانے کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ کے متعلق بھی اپنے بغض و عداوت کے اظہار کا یہ آسان طریق اختیار کر رکھا ہے۔ اور اس طرح وہ مسلمانوں کو جماعت احمدیہ سے متنفر کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں ؞

عیسائیوں کی طرف سے احمدیت کی مخالفت

اس الزام کے حصۂ اوّل کے متعلق تو اتنا ہی کہدینا کافی ہے کہ اگر عیسائیت کو احمدی عقائد اور احمدی خیالات سے ایک ذرہ بھر بھی تقویت پہونچتی۔ تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ عیسائیت کے بہی خواہ اپنا سارا زور اور اپنی ساری طاقتیں احمدیت کی مخالفت میں صرف کرتے ہوئے نظر آتے۔ اگر کوئی شخص غور و فکر سے کام لے تو اسے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ عیسائیوں کی وہ تمام جد وجہد اور سرگرمی جو ابتدا میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جاری تھی اور جسے انہوں نے ہر پہلو سے انتہا کو پہنچا رکھا تھا۔ جماعت احمدیہ کے قائم ہونے کے بعد اب صرف احمدیت کے لئے وقف ہو چکی ہے۔

"نور افشاں"۔ "زمیندار" اور "اہلحدیث" کا اتحاد

نہ صرف یہی۔ بلکہ وہ مسلمان جو احمدیت کی مخالفت میں اندھے ہو رہے ہیں۔ ان کی رفاقت حاصل کر کے احمدیت پر حملہ آور ہو رہے ہیں۔ اس بات کا پتہ لگانے کے لئے دور جانے کی ضرورت نہیں۔ عیسائیوں کے مشہور اور پرانے اخبار "نور افشاں" کو ہی دیکھ لیا جائے۔ جو ایک زمانہ میں مسلمانوں کے عقائد پر حملے کرنے اور اسلام کے خلاف بدزبانی کرنے میں حد سے بڑھا ہوا تھا۔ اب ایک عرصہ سے اس کے قریباً ہر پرچہ میں جہاں صرف احمدیت کی مخالفت میں متعدد مضامین شائع ہو رہے ہیں۔ وہاں اس میں التزام کے ساتھ اور نمایاں طور پر "اہلحدیث" اور "زمیندار" وغیرہ کے وہ مضامین بھی نقل کئے جاتے ہیں۔ جو ان میں احمدیت کے خلاف چھپتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچایا جا رہا ہے۔ کہ احمدیت کے مخالف مسلمانوں کے ساتھ عیسائی متحد ہو چکے ہیں۔ ادھر اس قسم کے مسلمان بھی عیسائیوں کی تائید اور حمایت کرنا اپنا فرض سمجھ رہے ہیں۔ جیسا کہ "زمیندار" نے اپنے ۴ مارچ کے قادیان نمبر میں ایک طرف تو مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ "نور افشان کی امداد کرو"۔ اور دوسری طرف لکھا ہے۔ "قادیانیت کے مقابلہ میں ہندو مسلم اور عیسائی کا سوال فضول ہے"۔

اس طرح انہوں نے احمدیت کی مخالفت کے لئے متحدہ محاذ قائم کر لیا ہے۔ اگر جماعت احمدیہ کے عقائد کسی پہلو سے ایک ذرہ بھی عیسائیت کی تقویت کا باعث ہوتے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ عیسائی احمدیت کے مخالف مسلمانوں کے مقابلہ میں کھڑے نظر آتے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ احمدیت کے خلاف ان مسلمانوں کے دست و بازو بنے ہوئے ہیں۔ جو خود ہاتھ پھیلا کر عیسائیوں سے بغلگیر ہو رہے ہیں۔

عیسائیوں سے اتحاد کرنے کی وجہ

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ان کا یہ اتحاد محض اس وجہ سے ہے۔ کہ "زمیندار" وغیرہ کی پارٹی کے مسلمان سمجھتے ہیں احمدیت کے مقابلہ میں ان کے غلط عقائد اب قائم نہیں رہ سکتے۔ ادھر عیسائیوں پر واضح ہو چکا ہے۔ کہ چونکہ احمدیت روز بروز عیسائیت کا قلع قمع کرتی جا رہی ہے۔ اس لئے انہیں ہر اس طبقہ کا ساتھ دینا چاہیئے۔ جو احمدیت کی مخالفت کے لئے کھڑا ہو۔ اور اس کی ہر بات کی تائید کرنی چاہیئے۔ شائد اسی طرح وہ احمدیت کے حملے سے عیسائیت کو بچا سکیں۔ اور اپنے شکار مسلمانوں کو اپنے لئے محفوظ کر سکیں ؞

احمدیوں کے مقابلہ سے عیسائیوں کا فرار

اس کے علاوہ عیسائی مشنری اور پادری جہاں اسلام کی صحیح تعلیم سے ناواقف مسلمانوں کو اپنا تر نوالہ سمجھ کر اور ان کے غلط عقائد کو عیسائیت کے مؤید پاکر انہیں تثلیث کے جال میں پھنسانے کے لئے آمادہ و تیار پائے جاتے ہیں۔ وہاں اسلام کے متعلق احمدیوں سے گفتگو کرنے کی انہیں جرأت نہیں ہے۔ اور اپنے مشنریوں کو احمدیوں سے گفتگو نہ کرنے کی خفیہ ہدایات دینے کے علاوہ حال ہی میں بذریعہ "نور افشاں" (۱۴ اکتوبر ۱۹۳۲ء) یہ اعلان بھی کر چکے ہیں۔ کہ

"ہم بارہا اس امر کا اعلان کر چکے ہیں۔ کہ ہم کسی قادیانی کے ساتھ اسلام کے نام پر نہیں الجھ سکتے"۔

اس قسم کا اعلان بارہا کرنے کی عیسائیوں کو کیوں ضرورت پیش آئی۔ کیا اس لئے کہ احمدیوں کے عقائد سے عیسائیت کو تقویت حاصل ہوتی ہے۔ نہیں۔ بلکہ ایک طرف تو اس لئے کہ عیسائیت کی تردید میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احمدیوں کو دلائل اور براہین کے جن اسلحہ سے مسلح کر دیا ہے۔ ان کے وار برداشت کرنے کی عیسائیوں میں ہمت نہیں ہے۔ اور دوسری طرف اسلام کی حقیقی تعلیم جو احمدیت پیش کرتی ہے۔ اس میں الجھنے کے لئے عیسائیوں کو کوئی موقعہ نہیں ملسکتا۔ عیسائیوں کے اس اعلان کی موجودگی میں جو ان کی طرف سے بارہا ہو چکا ہے۔ یہ کہنا کس قدر بے ہودگی ہے۔

کہ احمدیت سے عیسائیت کو کسی رنگ میں تقویت حاصل ہوئی۔ یا ہو سکتی ہے؟

عیسائیت کے سب سے بڑے مخالف کا ظہور

پھر عیسائی تو اس معاملہ کو خود ہی بالکل صاف کر چکے ہیں تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ اخبار "نور افشاں" (۲۸ر اکتوبر) میں "مخالف مسیح" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا گیا جس میں موجودہ زمانہ کو "کلیسا کے لئے بڑی آزمائش کا زمانہ" قرار دیتے ہوئے عیسائیوں کو ہدائت کی گئی۔ کہ "ایسی پُرخطر دُنیا اور پُرخطر زمانہ میں ایماندار دل کو ہمت نہیں ہارنی چاہیئے۔" عیسائیوں کے لئے یہ زمانہ کیوں پُرخطر قرار دیا گیا۔ اس لئے کہ بالفاظ ایڈیٹر صاحب "نور افشاں" "عیسائیوں کے مسیح کا مخالف "مرزا صاحب قادیانی کے لباس میں" ظاہر ہو گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ "بہت سے لوگ مسیحیت کی آڑ میں دُنیا پرست ہیں۔ اور مخالفِ مسیح کی رُوح کے زیر اثر ہیں۔ اور بعض ابتدائی ایمان کو ترک کر رہے ہیں۔"

گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عیسائی "مخالف مسیح رُوح" قرار دے کر تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ اس رُوح کا عیسائیوں پر یہ اثر ہو رہا ہے۔ کہ وُہ باتر [illegible] عیسائیت کے لحاظ سے "ابتدائی [illegible] ایمان" [illegible] انہیں بھی عیسائی چھوڑ چکے ہیں۔ جب احمدیت کا عیسائیت سے متعلق یہ اثر خود عیسائی تسلیم کر رہے ہیں۔ تو پھر اس بات کا فیصلہ بالکل آسان ہے۔ کہ احمدیت سے عیسائیت کو تقویت پہونچ رہی ہے۔ یا عیسائیت کا قلع قمع ہو رہا ہے۔

اعتراض کا دُوسرا حصّہ

اب ہم اعتراض کے دُوسرے پہلو کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ جسے حال میں اخبار "الجمعیۃ" (۹۔ مارچ) نے ان الفاظ میں دہرایا ہے۔

"اگر مرزا نے دُنیا میں آ کر کچھ کام کیا ہے۔ تو وُہ نصرانی سیاست کی تائید و حمایت ہے۔ مغرب کی استعماریت کی تبلیغ ہے۔ اور مُسلمانوں کو بزدل بنا کر غلامی کی عمیق ترین گہرائیوں میں دھکیلنا ہے۔"

پھر اسی کی تشریح میں لکھا ہے:۔

"مرزا نے اپنے وجُود سے جو جماعت تیار کی ہے۔ وُہ اسلام کی خادم نہیں۔ بلکہ مستغربین کی جماعت ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آخر یہ کیا بلا ہے۔ کہ جس جگہ دیکھو۔ اسی جماعت کے بے غیرت افراد اپنے بھائیوں کی گردنیں کاٹنے پر آمادہ نظر آتے ہیں۔"

مولوی ظفر علی صاحب کی ایک تقریر

اس کا جواب اور رنگ میں بھی دیا جا سکتا ہے۔ اور بارہا دیا جا چکا ہے۔ لیکن اس وقت ہم مولوی ظفر علی صاحب کی ایک تقریر کو ہی جواب میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ یہ تقریر انہوں نے ۲۴۔ فروری کو اس وقت لاہور میں کی۔ جبکہ ان کو اور ان کے چند ایک فتنہ پرداز ساتھیوں کو نوٹس مل چکا تھا۔ کہ انہوں نے مسلمانوں میں فتنہ و فساد پیدا کرنے کے لئے تقریروں کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اس کی وجہ سے کیوں نہ ایک سال کے لئے نیک چلن رہنے کی ضمانت لی جائے۔ اس موقعہ پر چاہیئے تو یہ تھا کہ وُہ حکومت کے احکام کو توڑ دینے کی جو ڈینگیں مارا کرتے ہیں۔ حکومت کے نظام کو اُلٹ دینے کے جو دعوے کیا کرتے ہیں۔ حکومت کے قوانین کی پابندی کو جو غلامی کا طوق کہا کرتے ہیں۔ انگریزی حکومت کی اطاعت کو جو ذلت قرار دیا کرتے ہیں۔ اور انگریزوں کی رعایا کہلانا جو "شرعی روایات" کے خلاف بتایا کرتے ہیں۔ اس کے پیش نظر صاف طور پر کہہ دیتے۔ کہ میں اپنے طریق عمل کے خلاف کوئی بات سُننے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ لیکن ایک مجسٹریٹ درجہ اوّل کے مطالبۂ ضمانت کے نوٹس پر وُہ اپنے سب دعوے اور ساری شیخیاں بھول کر ناک رگڑنے تملق۔ اور چاپلوسی سے کام لینے لگ گئے۔

مسیحی ہونے کا دعوےٰ

حتیٰ کہ اپنا رشتہ عیسائیت سے جوڑ کر اور جارج پنجم کو عیسویت کے حامی ہونے کا واسطہ دے کر ہاتھ جوڑنے لگ گئے چنانچہ کہا:۔

"ہم جارج پنجم کی رعایا ہیں۔ جن کا لقب حامیٔ دین ہے۔ حامیٔ دین سے [illegible] مطلب نہیں۔ کہ وُہ دینِ موسوی کے حامی ہیں۔ دین چین کے حامی ہیں۔ دین جاپان کے حامی ہیں۔ بلکہ وہ دینِ مسیح کے حامی ہیں۔"

"میں اپنے اس عقیدہ کا اعلان کرتا ہوں۔ کہ میں اسلامی نظریہ کے مطابق مسیحی بھی ہُوں۔"

"ہم جارج پنجم کی حکومت سے کہتے ہیں۔ کہ از برائے مسیح ہمیں اس لعنت سے بچائیے۔ کہ ہمارے نبی عیسیٰ کو گالیاں دی جائیں۔ اور ہم اس پر اعتراض کریں۔ تو اُلٹا ہم ہی سے نیک چلنی کی ضمانت طلب کی جائے۔ کیا مسیحیت کی غیرت آج مر گئی ہے۔"

(زمیندار ۲۶ر فروری)

مندرجہ بالا اقتباسات ملاحظہ ہوں۔ ان میں کس طرح جارج پنجم کو "دین مسیحی کے حامی" کہہ کر۔ اپنے آپ کو "مسیحی" قرار دے کر اور اپنا نبی حضرت عیسیٰؑ کو بتا کر "مسیحیت کی غیرت" سے مستفیض ہونے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور یہ سب کچھ اس شخص نے کہا ہے جو آئے دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس لئے اعتراض کیا کرتا ہے۔ کہ آپ نے حکومت کی اطاعت کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اور جو احمدیوں پر اس لئے زبان طعن دراز کیا کرتا ہے۔ کہ وُہ حکومت کے خلاف کسی قسم کی شورش۔ اور فتنہ انگیزی میں حصّہ نہیں لیتے۔

نصرانی سیاست کی تائید

پھر اس سے بھی ایک قدم آگے بڑھاتے ہُوئے کہا:۔

"آج خواہ حکومت کی وقتی مصلحتیں قادیانیوں کو اس کی چہیتی امت بنا دیں۔ لیکن مجھے یقین ہے۔ کہ وُہ آڑے وقتوں میں حکومت کے ہرگز کام نہیں آ سکتے۔ حکومت کی مدد سر عمر حیات خاں۔ سر فیروز خان نون۔ سر سکندر حیات خاں۔ خان بہادر رحیم بخش کر سکتے ہیں۔ یا یہ قادیانی۔ جنہیں کسی بات کا شعُور نہیں۔ حکومت کی اعانت ان قادیانیوں نے نہیں کی۔ بلکہ ان مسلمانوں نے کی۔ جو عراق و شام میں ثمن قلیل کے عوض اپنا دین و ایمان بیچ آئے۔"

حکومت کو آئندہ مدد کا وعدہ دیتے ہُوئے مولوی ظفر علی صاحب اپنا نام تو نہ لے سکے۔ اور نہ لے سکتے تھے۔ کیونکہ ان کی ساری زندگی حکومت کے خلاف شورش انگیزی یا شورش انگیزی سے باز نہ رہنے کے اقرار کر کے ان کے توڑنے میں گزری ہے۔ اس لئے دوسروں کے نام گنا دیئے۔ حالانکہ یہ وُہ اصحاب ہیں۔ جنہوں نے کبھی مولوی صاحب کو منہ لگانے کے قابل بھی نہ سمجھا ہوگا۔ لیکن اس سے یہ تو ظاہر ہو گیا۔ کہ مولوی ظفر علی صاحب اگر پہلے نہیں۔ تو اب حکومت انگریزی کی مدد کرنا معیُوب نہیں سمجھتے۔ بلکہ مدد کرنے میں جماعت احمدیہ سے بھی آگے بڑھ کر قدم مارنا جائز سمجھتے ہیں۔ اگر اسے "نصرانی سیاست کی تائید و حمایت" نہیں کہا جا سکتا۔ اگر یہ "مغرب کی استعماریت کی تبلیغ" نہیں۔ اگر یہ "مسلمانوں کو بزدل بنا کر غلامی کی عمیق ترین گہرائیوں میں دھکیلنا" نہیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسلامی تعلیم کے رُو سے حکومتِ وقت کی اطاعت کی تلقین کرنا خواہ وہ حکومت مغربی ہو۔ یا مشرقی کس طرح قابلِ اعتراض ہو سکتا ہے۔

اپنے بھائیوں کی گردنیں کاٹنے والے کون تھے

پھر مولوی ظفر علی صاحب نے انگریزوں کے متعلق مسلمانوں کی جن سابقہ خدمات کا ذکر کیا۔ ان سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وُہ کون لوگ تھے۔ جنہوں نے اپنے بھائیوں کی گردنیں کاٹیں۔ ایسی صورت میں احمدیوں کو خواہ مخواہ بے غیرت کہنا۔ اور اپنے بھائیوں کی گردنیں کاٹنے والے قرار دینا حد درجہ کی شرارت نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

مخالفین احمدیت کی شرمناک حالت

بے شک جماعت احمدیہ حکومت کی اطاعت کرنا اور ملک میں فتنہ و فساد۔ شرارت اور بدامنی پھیلانے سے مجتنب رہنا اپنا مذہبی فرض سمجھتی ہے۔ اور اس پر کاربند ہے۔ لیکن جو لوگ جماعت احمدیہ کے اس طریق عمل پر زبانِ طعن دراز کرتے اور عوام کو اشتعال دلاتے ہیں۔ ان کی اپنی حالت نہایت ہی شرمناک ہے۔ وُہ عوام کو گمراہ کر کے مصائب میں مبتلا کرنے کے لئے تو کہیں گے۔ کہ حکومت کا تختہ اُلٹ کر رکھ دو۔ لیکن جب اپنی باری آ گئی۔ تو حکومت کے معمولی سے معمولی افسر کے آگے ناک رگڑنے ہر قسم کی امداد دینے کا یقین دلانے حتیٰ کہ عیسائی کہلانے اور عیسویت کی غیرت کی پناہ ڈھونڈنے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔

قادیان کے ہندو اور سکھ معززین کے مجمع میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر

صداقتِ اسلام معلوم کرنے کا طریق

۵ مارچ یوم التبلیغ کے سلسلہ میں قادیان کے ہندو اور سکھ معززین کو جو دعوت افطار دی گئی۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل تقریر فرمائی (ایڈیٹر)

باوجود اس کے کہ اس وقت

قادیان کے بہت سے غیر مسلم اصحاب

یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ ایک حصہ ایسے اصحاب کا ہے۔ جو یہاں تشریف نہیں رکھتے۔ لیکن چونکہ یہاں سب غیر مسلم اصحاب سے ہمارے خاندان کے تعلقات کئی پشتوں اور نسلوں سے چلے آرہے ہیں۔ اور کبھی ایسے

خوشگوار تعلقات

تھے۔ جو نہ صرف ایک جگہ کے رہنے والوں میں ہو سکتے ہیں بلکہ جو عزیزوں کے آپس میں ہوتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے گزشتہ چند سالوں سے میں جو کچھ دیکھتا ہوں۔ کہ بعض ایسے امور پیدا ہوگئے۔ جن کی تفصیل میں اس وقت میں نہیں جانا چاہتا۔ کیونکہ اس کے لئے یہ موقعہ نہیں۔ ان امور کی وجہ سے تعلقات نے ایسی صورت اختیار کر لی ہے۔ کہ پہلے کی طرح

آپس میں میل جول

نہیں رہا۔ اس لئے میں اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اس قسم کے تعلقات جو خدا کے بندوں کے آپس میں ہونے چاہئیں۔ ان کو

مذہبی اختلاف

مٹا نہیں سکتا۔ جس طرح خدا تعالیٰ کا طریق ہے۔ کہ مختلف مذاہب کے لوگوں حتیٰ کہ ان سے بھی جو خدا کے منکر ہوتے۔ اور اسے گالیاں دیتے ہیں۔ وہ اپنے فیوض سے پیچھے نہیں رکھتا قطع نظر اس سے کہ کونسا مذہب سچا ہے۔ سب مذاہب والوں کے لئے

خدا تعالیٰ کی نعمتیں

موجود ہیں۔ اور سب کے سب ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس کی زمین اسی طرح ہندوؤں اور سکھوں کے لئے کشادہ ہے۔ جس طرح مسلمانوں کے لئے اس کا سورج چاند اور ستارے اسی طرح ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں کو فائدہ پہنچا رہے ہیں جس طرح مسلمانوں کو۔ اسی طرح بندوں کو آپس میں تعلقات رکھنے چاہئیں ؛

دراصل خدا تعالیٰ کے

دو طرح کے تعلقات

ہوتے ہیں۔ ایک خاص لوگوں سے۔ اور ایک بندہ ہونے کے لحاظ سے ہر بندہ سے۔ بندہ خواہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار نہ کرے۔ اور اس سے ہنسی کرے۔ پھر بھی خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ یہ میرا بندہ ہی ہے۔ اور اس سے بندہ ہونے کے حصہ کی

محبت کا سلوک

جاری رکھتا ہے۔ پھر کوئی وجہ نہیں۔ کہ ہم خدا کے بندے ہوتے ہوئے آپس میں محبت اور دوستی اور نفع رسانی کے تعلقات نہ رکھیں ؛

اس میں شک نہیں۔ کہ مختلف مذاہب کے لوگ

مرنے کے بعد کے متعلق مختلف خیالات

رکھتے ہیں۔ مثلاً مسلمان یہ کہتے ہیں۔ کہ مرنے کے بعد انسان اپنے اعمال کی وجہ سے بہشت یا دوزخ میں جائے گا۔ ہندو کہتے ہیں۔ اعمال کے بدلے انسان کو مختلف جونوں کے چکر میں ڈالا جاتا ہے۔ اسی طرح بیسیوں قسم کے خیالات ہیں۔ مگر باوجود اس کے کہ ایک بات میں

سب کا اتحاد

ہے۔ اور وہ بات یہ ہے۔ کہ انسان کی مرنے کے بعد خواہ کوئی حالت ہو۔ اس کے جسم کو آگ میں ڈالا جائے۔ یا اس کی روح کو اسے آواگون کے چکر میں ڈالا جائے۔ یا کوئی اور سزا دی جائے۔ اس قسم کی ہر حالت میں خدا اپنے بندے کی پرورش کرتا رہیگا کیونکہ اگر سزا کی حالت میں پرورش نہ کرے۔ تو پھر سزا پانے والے کا چھٹکارا ہو جاتے گا۔ اور اس پر سزا کا کوئی اثر نہ ہوگا

آواگون کے قائل

خواہ یہ کہیں۔ کہ انسان کو مرنے کے بعد اس کے اعمال کی سزا میں کتا بنا دیا جائے گا۔ تو بھی اسے کھانے کو خدا تعالیٰ دیتا ہے۔ اور اگر سور بنا دے۔ تو بھی اسے خوراک مہیا کرتا ہے جو لوگ

دوزخ کے قائل

ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ اس میں خدا تعالیٰ انسان کو علاج کے طور پر رکھے گا۔ اور جب دیکھے گا۔ کہ علاج ہوگیا۔ تو پھر اس میں سے نکال دے گا۔ غرض کسی مذہب کا کوئی پیرو یہ نہیں کہتا کہ

خدا کا رحم

کسی وقت۔ اور کسی حالت میں بھی بندہ سے منقطع ہو جائیگا جب خدا تعالیٰ کا بندوں سے یہ سلوک ہے۔ تو ہمارا آپس کا سلوک بھی اس کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ جس طرح خدا تعالیٰ اپنے منکر دہریہ سے بلکہ گالیاں دینے والے سے بھی اپنی رحمت ہٹا نہیں لیتا۔ اسی طرح ہمیں بھی آپس میں سلوک کرنا چاہیئے اس کے متعلق

افسوس کے اظہار کے طور پر

اور ایسی خواہش کے پیدا کرنے کے لئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر اتحاد اور آپس کے بہترین تعلقات کی کوئی صورت نکل سکے اور آپ میں سے کوئی صاحب یا اور جو اس وقت یہاں موجود نہ ہوں۔ کوئی بات پیش کرنا چاہیں۔ تو میں بڑی خوشی سے اس کے متعلق غور کروں گا۔ تاکہ ہمارے تعلقات

دوسروں کے لئے نمونہ

کے طور پر ہوں۔ گو جس غرض کے لئے اس وقت آپ صاحبان کو یہاں تشریف لانے کی تکلیف دی گئی ہے۔ اس سے یہ امر تعلق نہیں رکھتا۔ مگر چونکہ مجھے آپ صاحبان سے ملنے کا موقعہ نہیں ملتا۔ اس لئے میں نے اس وقت یہ امر بیان کر دیا ہے ؛

اس کے بعد میں یہ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ سلسلہ کو شروع ہوئے پچاس سال کے قریب ہو چکے ہیں۔ اور باقاعدہ جماعت بھی ۴۴ سال سے قائم ہے۔ اس عرصہ میں ہماری طرف سے مختلف کتابیں۔ ٹریکٹ۔ اشتہار اور تقریریں شائع ہوتی رہی ہیں۔ آپ لوگ چونکہ

ہمارے ہمسائے اور پڑوسی

ہیں۔ اس لئے آپ لوگوں پر دوسروں کی نسبت زیادہ ہمارے

حالات واضح ہیں۔ اگر ہم میں کوئی کوتاہیاں ہیں۔ تو وہ بھی آپ لوگوں پر ظاہر ہیں۔ اور اگر نیکیاں ہیں۔ تو وہ بھی ظاہر ہیں۔ ہمارے اعتقادات بھی آپ کو معلوم ہیں۔ اور ہمارے دلائل بھی آپ کے سامنے ہیں۔ میں اپنے متعلق کہہ سکتا ہوں۔ کہ میں نے تمام مذاہب کی

مذہبی کتابوں کا مطالعہ

کیا ہے۔ نہ صرف ہندوستان کے مذاہب کی کتابوں کا۔ بلکہ ہندوستان سے باہر کے مذاہب کی کتب کا بھی۔ اور میں نے کبھی کسی مذہب کی کتاب کو اس لئے نہیں پڑھا۔ کہ اس کی غلطیاں نکالوں۔ کیونکہ جو اس نیت سے پڑھتا ہے۔ وہ گویا پہلے ہی اس کو غلطیوں کا مجموعہ قرار دے لیتا ہے۔ اور اس طرح وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ میں سنسکرت نہیں جانتا۔ میں نے

ویدوں کے انگریزی تراجم

پڑھے ہیں۔ اور نہ صرف ایک بار پڑھے ہیں۔ بلکہ بعض منتروں کو مزے لے لے کر تکرار سے پڑھا ہے۔ اسی طرح

توریت اور انجیل

کو پڑھا ہے۔ بابا نانک رح کے اقوال بھی پڑھے ہیں۔ اس لئے میں اپنے تجربہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ دوسرے مذاہب کی کتب کے مطالعہ سے انسان کو فائدہ ہی پہنچتا ہے۔ اور اس طرح معلوم ہوتا ہے۔ کہ دوسری جگہوں میں بھی خوبیاں ہیں۔ اور ان خوبیوں کی بھی قدر کرنی چاہیئے۔ لیکن جو لوگ کسی مذہب کی کتاب کا اس نیت سے مطالعہ کرتے ہیں۔ کہ اس مذہب کے نقائص اور برائیاں معلوم کریں۔ وہ ان برائیوں کا صفایا کرتے کرتے اصل چیز کا بھی صفایا کر دیتے ہیں۔ ایک نقص کو

محبت سے

بھی مٹایا جا سکتا ہے۔ جیسے ماں بچہ کی کسی غلطی اور کوتاہی کو دور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مگر جن کی نظر صرف نقائص پر ہوتی ہے۔ وہ اصل چیز کو بھی مٹا دیتے ہیں۔ میں نے کبھی کسی مذہب کا تعصب کی نظر سے مطالعہ نہیں کیا۔ آج میں آپ صاحبان کو یہی بتانا چاہتا ہوں۔ کہ آپ بھی اسی طریق سے ہمارے

سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ

کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ پر ۴۴ سال گزر چکے ہیں۔ اس دعویٰ کو ہم نے دنیا کے دور دراز گوشوں تک پہنچا یا ہے۔ اس صورت میں ہمارا حق ہے۔ کہ آپ صاحبان سے بھی درخواست کریں۔ کہ ٹھنڈے دل سے آپ اس پر غور کریں۔ اس میں کسی کی ہتک نہیں۔ اگر حق معلوم ہو۔ تو قبول کریں۔ اور نہ معلوم ہو۔ تو نہ قبول کریں۔ مجھے اس وقت دلائل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ میں سکھ اور ہندو اصحاب سے ایسی بات کہنا چاہتا ہوں۔ جو ہندو اور سکھ مجھ سے بھی کہہ سکتے ہیں اور وہ

سلسلہ احمدیہ کے بانی کا دعویٰ

ہے۔ وہ دعوے اپنے یہ تھا۔ کہ آپ نے سوچ سوچ کر کوئی نیا قانون نیا فلسفہ یا کوئی نئی چیز نکالی ہے۔ اگر یہ دعویٰ ہوتا۔ تو آپ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ آؤ ہم بھی سوچ کر کوئی نئی بات نکالیں بلکہ ان کا دعوے یہ تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے مجھے دنیا کو ایک مرکز پر جمع کرنے اور راستی پر قائم کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ اور وہ راستی

اسلام

ہے۔ اب یہ موٹی بات ہے۔ کہ جو شخص یہ کہے۔ کہ فلاں نے مجھ سے یہ بات کہی ہے۔ تو اس بات کی تصدیق کرنے کے لئے اسی سے پوچھتے ہیں۔ کہ اس نے یہ بات کہی ہے۔ یا نہیں۔ اگر وہ کہدے کہ میں نے کہی ہے۔ تو اسے درست مان لیا جاتا ہے۔ جب حضرت مرزا صاحب کا یہ دعوے ہے۔ کہ خدا نے مجھے کہا ہے۔ کہ جا اور جا کر دنیا کو ایک مرکز پر جمع کر۔ اور وہ مرکز اسلام ہے۔ تو یہ کوئی

معمولی دعویٰ نہیں

بلکہ بہت بڑا دعوے ہے۔ ایک ایسے گاؤں میں جہاں اسوقت نہ ڈاکخانہ تھا۔ نہ تار گھر۔ نہ پریس تھا۔ اور نہ کوئی اور چیز۔ آپ نے اتنا بڑا دعوے کیا۔ جو بڑے بڑے شہروں میں رہنے والے بھی نہیں کر سکتے۔ بلکہ بڑی بڑی حکومتوں والے بھی نہیں کر سکتے

انگلستان کی حکومت

کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ اس میں سورج غروب نہیں ہوتا۔ مگر اس کے بادشاہ کی بھی مجال نہیں۔ کہ ایسا دعویٰ کر سکے

یونائیٹڈ سٹیٹس امریکہ

کو اپنی شان و شوکت اور طاقت وعظمت کا بڑا دعویٰ ہے حتیٰ کہ ایسے حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ انگریز بھی اس سے دبتے نظر آتے ہیں۔ مگر ان کا پریذیڈنٹ بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا جو حضرت مرزا صاحب نے کیا ہے۔ تو یہ کوئی معمولی دعوے نہیں بلکہ اتنا بڑا دعوے ہے۔ کہ کوئی بڑی سے بڑی حکومت ہی نہیں بلکہ

دنیا کی ساری حکومتیں

مل کر بھی ایسا دعوے نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ دنیا کو ایک مرکز پر جمع کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ ہندوستان میں ہی دیکھ لو۔ سیاسی لحاظ سے کتنے مختلف خیالات کے لوگ ہیں۔ انگریز ان کو

ایک سیاسی مرکز

پر جمع کرنا چاہتے ہیں۔ مگر باوجود طاقت اور ساز و سامان کے کچھ نہیں کر سکتے۔ اب غور کرو۔ حضرت مرزا صاحب کا اتنا بڑا جو دعوے ہے۔ اور ایسی حالت میں کیا گیا ہے۔ کہ جب ان کی زندگی یہاں ہی گزری ہے۔ آپ باہر مجلس میں بیٹھتے۔ اور لوگوں سے ملتے تھے۔ اب تو دفتری کاموں کی ایسی نوعیت ہو گئی ہے کہ مجھے اپنا بہت سا وقت ان میں صرف کرنا پڑتا ہے۔ ابھی ایک دوست نے کہا ہے۔ کہ آپ تو ملتے ہی نہیں۔ مگر حضرت مرزا صاحب بکثرت لوگوں سے ملتے تھے۔ یہ اور بات ہے۔ کہ کوئی آپ کے دعوے کو سچا نہ سمجھے۔ مگر آپ میں سے جنہوں نے حضرت مرزا صاحب کو دیکھا ہے۔ کیا وہ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ کی زندگی ایسی تھی۔ کہ آپ نے یونہی بڑ مار دی۔ یہاں کے جو ہندو سکھ اور مسلمان آپ کی زندگی سے واقف ہیں۔ ان میں سے کوئی یہ نہ کہیگا۔ خواہ وہ یہ کہے۔ کہ آپ کو غلطی لگی اس لحاظ سے آپ کے

دعوے کی اہمیت

اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب اتنا کی بات بڑی نہ تھی۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ جب انہوں نے کہا۔ مجھے خدا نے یہ بات کہی ہے تو کیوں نہ خدا سے اس کے متعلق پوچھنے کی کوشش کی جائے۔ اس کے لئے خود حضرت مرزا صاحب نے بار بار کہا ہے۔ اور اس کا طریق جو آپ نے پیش فرمایا ہے۔ وہ اسوقت میں آپ صاحبان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ خواہ کوئی آریہ ہو یا سناتنی سکھ ہو یا عیسائی۔ خدا کو تو سب مانتے ہیں

خدا سے دعا کرے

کہ میں تجھے جس رنگ میں سمجھتا ہوں۔ تجھ سے التجا کرتا ہوں۔ کہ مرزا صاحب جو یہ کہتے ہیں۔ کہ خدا نے مجھے اس لئے بھیجا ہے۔ کہ میں لوگوں کو

حق و صداقت کے مرکز

پر جمع کروں۔ اور وہ مرکز اسلام ہے۔ تو مجھ پر کھول دے۔ کہ یہ صحیح کہتے ہیں۔ یا غلط۔ اگر صحیح کہتے ہیں۔ تو مجھے اس سے محروم نہ رکھ۔ اور اگر غلط کہتے ہیں۔ تو مجھے اس سے بچا۔ یہ ایسی بات ہے۔ جس میں کوئی دھوکا نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ایسی بات ہے۔ جس کے اختیار کرنے میں کسی کو کوئی اعتراض ہونا چاہیئے۔ حضرت مرزا صاحب نے خود اسے پیش کیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ اس بارے میں خدا سے دعا کرو۔ اور میں اپنے لئے بھی کرتا ہوں۔ چنانچہ خدا تعالےٰ سے عرض کیا

اے قدیر و خالق ارض و سما
اے رحیم و مہربان و راہ نما

اے کہ میداری تو بر دلہا نظر
اے کہ از تو نیست چیزے مستتر

گر تو مے بینی مرا پر فسق و شر
گر تو دیدا ستی کہ ہستم بد گہر

پارہ پارہ کُن من بدکار را
شاد کُن ایں زمرۂ اغیار را

آتش افشاں بر در و دیوار من
دشمنم باش و تباہ کُن کار من

یہ اپنے لئے۔ اپنی

اولاد کے لئے

اور سلسلہ کے لئے کہا ہے۔ ایک بار نہیں کئی بار۔ بڑے درد سے کہا ہے۔ میں یہ نہیں چاہتا۔ کہ تم اپنے لئے بددعا کرو بلکہ یہ کہتا ہوں۔ کہ

دعائیں کرو

کہ الٰہی ہم اس بارے میں فیصلہ نہیں کر سکتے۔ تو ہماری التجا سن اور ہمیں بتا کہ حق کیا ہے۔ اس زمانہ میں اکثر لوگ الہام وحی اور کشف کے قائل نہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ اس قسم کی تمام باتیں

دماغی عارضہ کا نتیجہ

ہوتی ہیں۔ مگر دوسرے کے متعلق تو یہ کہنا آسان ہے۔ اپنے متعلق کوئی یہ نہیں کہہ سکتا۔ جب خدا اسے دکھا دے گا۔ تو اسے پتہ لگ جائے گا۔ کہ جو کچھ اسے بتایا گیا ہے۔ وہ خدا ہی کی طرف سے ہے۔

میں اس وقت اتنی بات ہی کہتا ہوں۔ اور سمجھتا ہوں کہ ساری باتیں اس میں آ جاتی ہیں۔ سال بھر کوئی شخص مباحثات کرتا رہے۔ پھر بھی ممکن ہے۔ کہ غلطی لگ جائے۔ لیکن اگر کوئی

سچی خواہش اور صاف دل

کے ساتھ دس دن بھی خدا تعالےٰ سے پرارتھنا کرے۔ کہ میں بھی تیرا بندہ ہوں۔ تو مجھ پر حق کھول دے۔ تو اسے حق مل جائے گا۔ میں گیارہ سال کا تھا۔ جب میں نے

خدا تعالےٰ سے دُعا

کی۔ کہ الٰہی کیا میں اس لئے احمدی ہوں۔ کہ میرے باپ نے مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ اگر مجھ پر تیری طرف سے یہ ظاہر کیا جائے۔ کہ یہ سلسلہ سچا نہیں۔ تو (اس وقت میں صحن میں کھڑا تھا) میں اندر نہیں جاؤں گا۔ بلکہ اس گھر سے باہر نکل جاؤں گا۔ خدا تعالےٰ کی نعمتوں کے مقابلہ میں

ماں باپ کا تعلق

کیا حقیقت رکھتا ہے۔ پھر اس سے بڑھ کر خدا کی بے قدری اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ کسی بات کو اس لئے مانیں۔ کہ ہمارے ماں باپ اسے مانتے ہیں۔ اور ماں باپ کے مقابلہ میں خدا کو چھوڑ دیں۔

انسان کا اصلی تعلق

خدا سے ہی ہونا چاہیئے۔ اور خدا تعالےٰ سے ہی کہنا چاہیئے کہ جو تیرے نزدیک حق ہے۔ اسے ہم اختیار کریں گے۔ اور جو تیرے نزدیک باطل ہے۔ اسے ہم چھوڑ دیں گے۔ جب بندہ اس نیت اور ارادہ سے خدا تعالےٰ کے آگے گرتا ہے۔ تو اس پر ضرور حق کھولا جاتا ہے۔

ایک دہریہ کی بات

مجھے بہت پسند آئی۔ وہ لکھتا ہے۔ ہم لوگ خدا کے منکر نہیں۔ مگر ہمارے سامنے خدا کو ماننے کے لئے کوئی دلیل نہیں۔ پھر لکھتا ہے۔ میں زیادہ نہیں۔

صرف ایک دلیل

مانگتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ میں کنوئیں میں گرنے لگوں۔ تو میرے ماں باپ دیکھ کر مجھے بچانے کی کوشش کریں گے۔ میں بیمار ہو جاؤں۔ تو ماں باپ میرا علاج کریں گے۔ اور جبراً بھی مجھے دوائی پلائیں گے۔ مگر یہ عجیب خدا ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ سب کچھ اس نے پیدا کیا ہے۔ اور ہر چیز پر اس کا قبضہ ہے۔ مگر میں

سچے مذہب کی شناخت

سے محروم ہو کر گمراہی کے گڑھے میں پڑا ہوں۔ اور وہ میرے بچانے کے لئے کچھ نہیں کرتا۔ اگر کوئی خدا ہے۔ تو اسے اپنے بندوں سے ماں باپ سے زیادہ محبت ہونی چاہیئے تو پھر وہ کیوں اپنی محبت ظاہر نہیں کرتا۔ پھر کہتا ہے۔ مجھے پادری یہ جواب دیں گے۔ کہ تو

گندہ اور ناپاک

ہے۔ اس وجہ سے خدا تیری طرف توجہ نہیں کرتا۔ بے شک میں ایسا ہی ہوں۔ اور اسی وجہ سے میں خدا کی توجہ سے محروم سہی۔ مگر کوئی پادری ہی کہدے۔ کہ خدا نے مجھے یہ حق بتایا ہے۔ اگر کسی پادری سے بھی خدا یہ نہیں کہتا۔ تو میں کس طرح مان لوں۔ کہ خدا کے ہونے کی کوئی دلیل ہے

غرض خدا جو ماں باپ سے بڑھ کر اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ کس طرح ممکن ہے۔ کہ کوئی اسکی طرف جھکے۔ اور وہ اسکی

ہدایت کا سامان

نہ کرے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں۔ یہ ناممکن ہے۔ کہ کوئی سچے دل سے خدا سے التجا کرے۔ اور اس کی سنی نہ جائے خدا ضرور سنے گا۔ اس طریق پر

ہر مذہب کا انسان

عمل کر سکتا ہے۔ میں خود اس کے لئے تیار ہوں۔ باوجود اس کے کہ میں نے خدا تعالےٰ کا کلام سنا۔ رویا دیکھے۔ اور سورج سے بڑھ کر اسلام کی صداقت پر یقین ہے۔ پھر بھی میں اس کے لئے تیار ہوں۔ کوئی یہ دعوےٰ پیش کرے۔ کہ جس مذہب کو وہ سچا سمجھتا ہے۔ اس کے متعلق خدا نے اسے بتایا ہے۔ کہ وہ سچا ہے۔ اور اس پر ساری دنیا کو جمع ہونا چاہیئے۔ کوئی ہندو۔ کوئی سکھ۔ کوئی عیسائی اس دعوےٰ کے ساتھ کھڑا ہو۔ اور مجھے دعا کرنے کے لئے کہے۔ تو میں تیار ہوں

بندہ کا کام

تو بندگی کرنا ہے۔

پس میں آپ صاحبان سے یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ جنکو خدا توفیق دے۔ وہ سچے دل سے دعا کریں۔ اور سارے خیالات دل سے نکال کر خدا کے آگے جھکیں۔ اور کہیں۔ ہم ہر طرف سے منقطع ہو کر تجھ سے التجا کرتے ہیں۔ کہ

ہمیں ہدایت عطا کر

اگر اب بھی ہماری دعا نہ سنی گئی۔ تو ذمہ داری ہم پر نہ ہو گی۔ اس کے بعد اس طرح دعا کرنے والا کہہ سکتا ہے میں نے دس بیس دن دعائیں کیں۔ اور سچے دل سے کیں۔ مگر خدا نے میری کوئی راہ نمائی نہ کی۔ اس لئے میں معذور ہوں۔ اور جب تک اس کی ہدایت کے کوئی

نئے سامان

نہ پیدا ہو جائیں۔ وہ معذور ہو گا اور اس وجہ سے سزا کا مستحق نہ ہو گا یہ ایسی چیز ہے۔ کہ اسے پیش کرتے ہوئے میں سمجھتا ہوں

ساری باتیں

اس میں آ جاتی ہیں۔ اور مجھے یقین کامل ہے کہ اگر کوئی اس طریق پر عمل کرے گا۔ تو خدا تعالےٰ اسے ضرور ہدایت دیگا

ایک دفعہ میں پھر آپ صاحبان کا

شکریہ

ادا کرتا ہوں۔ کہ آپ نے یہاں آنے کی تکلیف اٹھائی۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ایسے سامان کر دیگا۔ کہ ہمارے تعلقات پہلے سے بھی زیادہ خوشگوار ہو جائیں گے

غیر مسلم اصحاب کی طرف سے شکریہ

اس کے بعد لالہ دولت رام صاحب ممبر سمال ٹاؤن کمیٹی نے کہا میں اہل ہنود اور اہل شہر کی طرف سے تہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور تعاون و اتحاد کی اس سپرٹ پر آپ کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتا ہوں

ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی طرف سے شکریہ

آخر میں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے غیر مسلم اصحاب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بعد میرے لئے کچھ کہنے کی ضرورت تو نہیں۔ لیکن چونکہ آپ صاحبان کے نام دعوتی رقعے میرے نام سے گئے تھے۔ اس لئے میں آپ کا بہت بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ جلسہ نہایت عمدگی کے ساتھ انجام پایا ہے۔ امید ہے۔ انشاء اللہ آئندہ بھی ایسے موقعے نکلتے رہیں گے۔ کہ ہم اکٹھے ہو کر

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

از یکم مارچ ۳۳ء تا ۳۰ اپریل ۳۴ء

جہلم

جنرل سکرٹری	ماسٹر سعد الدین صاحب بی۔ اے
سکرٹری تبلیغ	چوہدری محمد فضل صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت	مولوی فیروز الدین صاحب
سکرٹری مال	بابو شاہ عالم صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری مال	مولوی عظیم اللہ صاحب مدرس
سکرٹری ضیافت	مولوی فیروز الدین صاحب
سکرٹری امور عامہ	چوہدری محمد فضل صاحب
سکرٹری وصایا	چوہدری علی اکبر صاحب
امام الصلوۃ	مولوی عبد المغنی صاحب

موتلہ بوگہ ضلع امرتسر

پریزیڈنٹ	چوہدری رحمت علی صاحب
سکرٹری تبلیغ	چوہدری محمد سعید صاحب
سکرٹری مال	چوہدری بختیار علی صاحب

ناظر اعلیٰ

لجنات اماء اللہ کے متعلق اعلان

عام اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل لجناؤں کو رجسٹر کرنے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ اور ان لجناؤں کو ہی ایجنڈا مشاورت رائے کے لئے بھجوایا جائیگا

(۱) لجنہ اماء اللہ قادیان
(۲) لجنہ اماء اللہ حیدر آباد دکن
(۳) لجنہ اماء اللہ مزنگ لاہور
(۴) لجنہ اماء اللہ شاہدرہ ضلع شیخوپورہ
(۵) لجنہ اماء اللہ منٹگمری
(۶) لجنہ اماء اللہ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں
(۷) لجنہ اماء اللہ فیروزپور شہر

پرائیویٹ سکرٹری

نظارت امور عامہ کے عہدیداروں کا انتخاب

سرہند ریاست پٹیالہ

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ علاقہ کی رپورٹ ہے۔ کہ ۳۳-۲-۱۷ کو بعد نماز جمعہ خانپور ریاست پٹیالہ میں جلسہ کیا گیا۔ خانپور۔ سرہند۔ ہرنبس پورہ۔ بسی کے احمدی احباب شامل تھے۔ سکرٹری امور عامہ کے فرائض بتانے کے بعد بالاتفاق شیخ بدر الدین صاحب سکنہ سرہند تحصیل سرہند کے لئے انسپکٹر امور عامہ منتخب ہوئے۔

یہ انتخاب منظور ہے۔ عملاً کام شروع کیا جائے۔

سدو کی ضلع گجرات

چوہدری اکبر علی صاحب ۳۳-۲-۱۹ کے خط میں اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ سدو کی نے چوہدری سردار خانصاحب کو سکرٹری امور عامہ منتخب کیا ہے۔ یہ انتخاب منظور ہے۔ عملاً کام شروع کیا جائے۔

جسو کی ضلع گجرات

حکیم احمد الدین صاحب ۳۳-۲-۲۰ کے خط میں اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ جسو کی نے چوہدری نظام الدین صاحب کو سکرٹری امور عامہ کے عہدے کے لئے منتخب کیا ہے۔ یہ انتخاب منظور ہے۔ احمدیہ کور کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے خصوصیت سے توجہ کی جائے۔

تنظیم ضلع امرتسر

مولوی ول محمد صاحب مبلغ علاقہ کی رپورٹ ہے۔ کہ ضلع امرتسر کے لئے عارضی طور پر ڈاکٹر محمد منیر صاحب مہتمم امور عامہ مقرر ہوئے ہیں۔ لہذا ڈاکٹر محمد منیر صاحب کا عارضی تقرر مہتمم امور عامہ کے عہدے پر منظور ہے۔

تحصیل اجنالہ

خواجہ ظہور الدین صاحب بٹ کا انتخاب تحصیل اجنالہ کے لئے موجودہ انسپکٹر امور عامہ ہؤا۔ اور چوہدری رحمت علی صاحب عرائض نویس اجنالہ کے سکرٹری امور عامہ مقرر ہوئے۔

کڑیال

چوہدری غلام محمد صاحب کڑیال کے سکرٹری امور عامہ مقرر ہوئے

محلانوالہ

چوہدری الہ داد خانصاحب محلانوالہ کے سکرٹری امور عامہ مقرر ہوئے۔

ٹریپی

چوہدری فیروز الدین صاحب ٹریپی کے سکرٹری امور عامہ مقرر ہوئے

بھومان وڈالہ

چوہدری محمد الدین صاحب بھومان وڈالہ کے سکرٹری امور عامہ مقرر ہوئے۔

ویروال

خان عبد المجید صاحب ویروال کے سکرٹری امور عامہ منتخب ہوئے۔

بھڈیار

حاجی رحیم بخش صاحب بھڈیار کے سکرٹری امور عامہ مقرر ہوئے۔

چمیاری

چوہدری انور خان صاحب چمیاری کے سکرٹری امور عامہ مقرر ہوئے۔

یہ سب انتخابات منظور ہیں عملاً کام شروع کیا جائے سکرٹریان امور عامہ اپنے اپنے کام کی ماہوار رپورٹ مہتمم صاحب امور عامہ کی خدمت میں بھجوائیں گے۔ اور مرکز میں سارے ضلع کی رپورٹ مہتمم صاحب امور عامہ دیا کرینگے اور ضلع کے اندر نئی کام کی ذمہ داری مہتمم صاحب امور عامہ پر ہوگی۔ (ناظر امور عامہ)

اعلان قابل توجہ موصیان

آخر فروری ۱۹۳۳ء تک موصیان حصہ آمد کا حساب دیکھا گیا گیا۔ بعض موصیوں نے حصہ آمد کی وصیت پانچ چھ ماہ سے کی ہوئی ہے۔ مگر ابھی تک حصہ آمد ادا کرنا شروع نہیں کیا۔ ان کے ذمہ بقایا ہو رہا ہے۔ قبل اس کے بذریعہ اعلان اخبار الفضل ع۴۲ مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۲ء توجہ دلائی جاچکی ہے۔ کہ ہر موصی حصہ آمد تاریخ وصیت سے ادا کرے۔ مگر بعض موصیوں نے باوجود اعلان کے ابھی تک توجہ نہیں کی۔ مالی سال ختم ہونے والا ہے۔ موصیان حصہ آمد اپنا بقایا جلد بھیجدیں۔ تاکہ آخر اپریل ۱۹۳۳ء کو ان کے ذمہ بقایا نہ دکھایا جائے۔ جملہ موصیان حصہ آمد ماہ مارچ میں اپنا تمام بقایا ادا کردیں۔ سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان

قابل توجہ موصیان

جب کسی فوت شدہ موصی کا جنازہ مقبرہ بہشتی قادیان میں دفن کرنے کے لئے آتا ہے۔ تو اس وقت اس کے دفن کرنے کی جگہ کی تعیین کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ سے منظوری حاصل کرنے کے لئے تاریخ بیعت درج کرنی پڑتی ہے بعض موصیان نے اپنے فارم وصیت پر تاریخ بیعت تحریر نہیں کی۔ ایسے موصی یہ اعلان پڑھ کر فوراً بذریعہ خطوط تاریخ بیعت دفتر میں بھیجدیں۔ تاکہ وہ تاریخ ریکارڈ میں محفوظ کرلی جائے (نوٹ۔ اگر یاد ہو تو نمبر وصیت بھی دیدیں) سکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی۔ قادیان

۵ پانچ مارچ کو یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق پانچ مارچ کو جو یوم التبلیغ منایا گیا۔ اسکی رپورٹیں اختصاراً درج ذیل کی جاتی ہیں

امرتسر:۔ ۴ مارچ کی شام کو تمام احباب جماعت امیر صاحب کے مکان پر جمع ہوئے۔ جنہیں مناسب ہدایات دی گئیں۔ اور سہولت نیز حلقہ تبلیغ کو وسیع کرنے کیلئے شہر کو بستیوں کے لحاظ سے مختلف حلقہ جات میں تقسیم کر لیا گیا۔ اور خود کا حلقہ کا اس طرح تقسیم کیا گیا کہ کوئی کونہ ایسا نہ رہ پائے جہاں پیغام حق نہ پہنچے۔ اس کے علاوہ ۵ ہزار ہینڈبل۔ اشتہارات۔ ٹریکٹ وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ غیر مسلم اصحاب ہر جگہ خندہ پیشانی سے پیش آئے۔ اور بعض نے تسلیم کیا۔ کہ ہمیں محض مرزا صاحب کی کتب سے اسلام اور بانی اسلام کی صحیح پوزیشن کا علم ہوا ہے۔ غیر احمدیوں نے بازاروں میں بہت گند بکا۔ احمدیوں کے گھروں اور دکانوں پر سیاپے کئے۔ ہمارے خلاف اشتہارات تقسیم کئے۔ مگر پھر بھی ناکام و نامراد رہے۔ مستورات نے بھی غیر مسلم عورتوں کو انفرادی طور پر نیز تقسیم لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کی (خاکسار سید بہادل شاہ)

رہتک کے دوستوں نے مصباح اور فاروق کے سو سو پرچے تقسیم کر کے غیر مسلموں کو پیغام حق پہنچایا۔ اور بعض نے خود ان سے مضامین پڑھ کر سنائے۔ مستورات نے ہندو عورتوں میں تبلیغ کی۔ جس کا ان کی طرف سے شکریہ ادا کیا گیا (خاکسار سید احمد حسن)

سرلونیال گاؤں (اڑیسہ) میں دو ہی احمدی تھے۔ جو تمام دن مصروف تبلیغ رہے بعض لوگوں نے اعتراض کئے جن کے تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ ایک معزز ہندو نے اعلان کیا۔ کہ جماعت احمدیہ کے پیشکردہ اسلام کو میں تسلیم کرتا ہوں۔ اڑیہ زبان کا ایک ٹریکٹ بھی تقسیم کیا گیا (خاکسار عبد الباری)

محمود آباد سیٹلمنٹ سب نوجوانوں نے احمدیہ کور کی وردیاں پہنکر خانیوال کی طرف مارچ کیا۔ اور رستہ میں تبلیغی نظمیں پڑھتے گئے۔ انگریز و دیسی عیسائی تعجب کے ساتھ باہر نکل آئے اور انہیں یکجا دیکھ کر ایک تقریر کی گئی۔ سرکاری ہسپتال میں جا کر بھی پوری طرح تبلیغ کی گئی۔ اسی طرح تھانہ تحصیل سب ڈویژن سب سرکاری اداروں میں پیغام حق پہنچا دیا گیا جلوس نے سارے شہر کا چکر لگایا۔ اور مختلف تقریریں کیں ۰ (خاکسار محمود احمد)

بیری (ضلع گورداسپور) احباب جماعت مختلف پارٹیاں بنا کر ارد گرد کے دیہات میں پھیل گئے۔ اور دن بھر خوب تبلیغ کی ۰ (خاکسار چودہری دولت خان)

انبالہ شہر دوست علی الصباح مسجد میں جمع ہوئے دعا کی گئی۔ اور پھر تبلیغ کے لئے روانہ ہو گئے۔ سرکاری افسروں کو بھی تبلیغ کی گئی۔ مختلف قسم کے ٹریکٹ وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ تمام شہر میں ہل چل مچ گئی۔ لوگوں پر اچھا اثر ہوا ۰ (خاکسار عبد العلیم)

لاہور چھاؤنی کے دوستوں نے تین قسم کے تبلیغی ٹریکٹ اور ستیہ درپن کافی تعداد میں تقسیم کئے۔ تبلیغ کے لئے علیحدہ علیحدہ حلقے مقرر کئے گئے تھے۔ ایک دوست نے اپنے ایک معزز ہندو کو دعوت چائے دیکر تبلیغ کی۔ باقی دن بھی پھر انفرادی تبلیغ کرتے رہے۔ بعض اوقات گفتگو کئی کئی گھنٹے مسلسل جاری رہی۔ توپخانہ بازار کے دوستوں نے بھی اپنا فرض بخوبی ادا کیا (خاکسار عبد اللہ خان)

میرٹھ (لال کرتی بازار) میں صرف میں اکیلا ہی احمدی ہوں میں نے آریہ سماج مندر اور سناتن دہرم مندر پر تبلیغی پوسٹر وغیرہ لگا دیئے۔ اور پھر غیر مسلموں کے مکانوں اور دکانوں پر جا کر ہر طبقہ کے لوگوں کو خوب تبلیغ کی (خاکسار محمد صدیق)

شاہدرہ ۵ مارچ کو تمام افراد جماعت نے تمام دن غیر مذاہب خصوصاً اہل ہنود کو تبلیغ کرنے میں صرف کیا۔ ایک پوسٹر چسپاں کیا گیا۔ پھر تمام قصبہ اور دریائے راوی جہاں صبح صبح ہندو اشنان کرنے گئے ہوئے تھے۔ اشتہار ٹریکٹ اور اخبار مصباح کا خاص نمبر تقسیم کیا گیا جسکو انہوں نے بہت شوق سے قبول کیا۔ اور پھر سب احباب فرداً فرداً برائے تبلیغ مختلف اطراف میں پھیل گئے۔ (خاکسار الہ دین)

احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ لاہور یوم التبلیغ کو عشرہ کاملہ اور احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کے کچھ ممبروں نے جن کی تعداد بیس کے قریب تھی۔ قریباً سارا دن تبلیغ کا کام کیا۔ ان طلباء کو تین تین چار چار کی پارٹیوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔ ہر ایک پارٹی کے سپرد ایک علاقہ تھا۔ جہاں انہوں نے پمفلٹ تقسیم کئے۔ اور موقعہ پر زبانی تبلیغ بھی کی۔ گرجوں کے سامنے عیسائیوں کو بھی تبلیغ کی گئی۔ قریباً ۸ ہزار ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور آٹھ ہزار کے قریب لوگوں کو خدا کا کلام پہنچایا گیا عشرہ کاملہ کی طرف سے انگریزی میں ایک خوبصورت اور دیدہ زیب ٹریکٹ نکالا گیا (خاکسار مرزا امام احمد)

چودہری ظفر اللہ خان صاحب نے نہایت عمدہ کاغذ اور موزون سائز پر دو ورقہ ٹریکٹ پر حسب ذیل فقرات درج کر کے غیر مسلم اصحاب میں تقسیم کرایا

دعوتِ صلح

ہندوستان کی مختلف اقوام کے درمیان صلح کا واحد طریق

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

پیارے ہموطنو!

آؤ ہم آج اپنے پیارے وطن میں تمام قوموں اور فرقوں کے درمیان حقیقی صلح اور محبت کی بنیاد رکھیں۔ اور خلوص دل سے سب ملکر یوں اس کا اعلان کریں۔ کہ

خدا کے راستباز نبی رامچندر پر سلامتی ہو ۰

خدا کے راستباز نبی کرشن پر سلامتی ہو ۰

خدا کے راستباز نبی بدھ پر سلامتی ہو ۰

خدا کے راستباز نبی زرتشت پر سلامتی ہو ۰

خدا کے راستباز نبی کنفیوشس پر سلامتی ہو ۰

خدا کے راستباز نبی ابراہیم پر سلامتی ہو ۰

خدا کے راستباز نبی موسیٰ پر سلامتی ہو ۰

خدا کے راستباز نبی مسیح پر سلامتی ہو ۰

خدا کے راستباز نبی محمد صلعم پر سلامتی ہو ۰

خدا کے راستباز نبی احمد پر سلامتی ہو ۰

خدا کے راستباز بندے باوا نانک پر سلامتی ہو ۰

لاہور ۵ مارچ ۱۹۳۳ء ظفر اللہ خان بیرسٹر ایٹ لاء

بھیرہ ۵ مارچ یوم التبلیغ بخیر و خوبی منایا گیا۔ مصباح و ستیہ درپن اور بعض اور ٹریکٹ وغیرہ تقسیم کئے گئے۔ سرکاری عہدہ داروں کو بھی تبلیغ کی گئی۔ ایک وفد نے ہندوؤں کی آبادی میں جا کر تقریریں کیں۔ چھ لیکچر ہوئے۔ ہندو بھائیوں نے خوب توجہ سے سنا۔ بلکہ انہی کی ایک دوکان پر لیکچر ہوئے۔ ایک مسلمان نے کچھ شرارت کرنی چاہی۔ مگر ہندوؤں نے اسے کامیاب نہ ہونے دیا ۰ (خاکسار مستری احمد دین)

بن باجوہ (ضلع سیالکوٹ) اپنے گاؤں کے ساہوکاروں اور زمیندوں کو ایک جگہ بلا کر دعوت اسلام دی گئی۔ تحفہ بنارس جو مفتی صاحب کا لکھا ہے۔ اور کلمہ گو ٹریکٹ پڑھ کر سنایا۔ اور سلسلہ سوال و جواب کا بھی شروع رہا۔ لوگ تہذیب سے سنتے رہے (خاکسار چودہری شکر الدین)

ملتان شہر یوم التبلیغ کے موقعہ پر ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ گیارہ قسم کے ٹریکٹ شائع

۱۵ مارچ میں تمام مفید عام طبی کتب بھی نصف قیمت پر ملیں گی۔ فہرست منگوا دیں

امرت دھارا اوشدھالیہ کے کچھ خاص انجن منجن پاوڈر و تیل وغیرہ جنہوں نے دنیا کو حیرت میں ڈالدیا

جو یکم سے ۳۱ مارچ تک کسی بھی ڈاکخانہ میں خط ڈالنے سے نصف قیمت پر ملیں گے

باغ پھول تیل } بالوں کے تیل جو آجکل تیار ہونے لگے ہیں سمجھدار استعمال کرنیوالے جانتے ہیں کہ ان میں اکثر انگریزی سفید تیل (صاف کردہ مٹی کا تیل) ایں صرف رنگ اور خوشبو دیکر بنائے جاتے ہیں خوشبو و رنگ میں خوشنما آپ نے بہت تیل دیکھے ہونگے مگر باغ پھول بالوں کیواسطے نہایت مفید ہے۔ انکو نرم و ملائم کرتا ہے سیاہی کو قائم رکھتا ہے نزلہ و زکام وغیرہ کی زیادتی کو دور کرتا ہے خوشبو اسکی بھینی بھینی دل خوش کن دیر پا ہے قصہ کوتاہ اس کے اندر وہ تمام اوصاف موجود ہیں جو ایک مفید اعلیٰ تیل کے اندر ہونے چاہئیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عمہ)

اکھ ٹھنڈک سرمہ نمبر ۱ } یہ سرمہ روزانہ استعمال کیواسطے ہے آنکھوں کو اکثر امراض سے محفوظ رکھتا ہے اور بصارت کو قائم رکھتا ہے نیز تراوت بخشتا ہے قیمت فی تولہ ۸ر نمونہ ۱ر

اکھ روشن سرمہ نمبر ۲ } آنکھوں کی امراض مثلاً پانی جانا۔ دھند۔ پھولا جالا ککرے پڑبال وغیرہ کو دور کرتا ہے قیمت فی تولہ ۱۲ر نمونہ ۱ر

پھولا کیورا سرمہ نمبر ۳ } یہ سرمہ پھولا کیواسطے خاص طور پر مفید ہے اور دھند جالا ککرے پڑبال وغیرہ کو بھی بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ [illegible] ۲ ماشہ [illegible] نمونہ ایک روپیہ۔

پڑبالا کیورا سرمہ نمبر ۴ } خاص طور پر پڑبالوں کیلئے مفید ہے بالوں کو اکھاڑ کر لگایا جاتا ہے جو عمر بھر نہیں اُگتے۔ قیمت فی تولہ [illegible] ۲ ماشہ دو روپے [illegible] نمونہ ۲ ماشہ ایک روپیہ۔

منجن نمبر ۱ } دانتوں کی امراض مثل خون جانا۔ پانی نکلنا۔ درد دندان۔ بدبوئے دہن کو نافع ہے دانتوں کو صاف کرتا ہے۔ قیمت ۴ر نمونہ ایک آنہ ۱ر

منجن نمبر ۲ } خاصکر دانتوں کی صفائی کیلئے بنایا گیا ہے اس کے ملتے رہنے سے دانت موتیوں کیطرح چمکتے رہتے ہیں جن کے ٹارٹر جما ہوا ہو وہ اسکو آزما کر دیکھتے رہیں۔ تو پھر نہ چھے گا۔ قیمت ۴ر نمونہ ۱ر

کاربالک منجن نمبر ۳ } یہ منجن انگریزی طرز کا گلابی رنگت کا کاربالک ٹوتھ پوڈر ہے دافع جرثومہ ہے اور دانتوں کو صاف کرتا ہے جو ولایتی منجن پسند کرتے ہیں وہ اس کو استعمال کریں قیمت ۴ر نمونہ ۱ر

منجن نمبر ۴ } خاص طور پر ہلتے دانتوں کیلئے جبکہ مسوڑھے علیحدہ ہو رہے ہوں مفید ہے قیمت صرف ۸ر نمونہ ۲ر

ہال ڈرانیکی مینیٹو دوائی } اس دوائی کو پانی میں گھول کر لگانیسے ایک منٹ میں سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بصفائی کمال جڑھ سے دور ہوتے ہیں جس جس نے منگوایا تعریف کی۔ قیمت فی ڈبیہ ۶ر نمونہ ۱ر

اری میلادی تیل } پائیوریا اور دانتوں کے درد وغیرہ تمام امراض کیلئے مشہور دوا ہے پائیوریا میں خون نکلنے کے بعد اسکو استعمال کرنیسے ضرور فائدہ ہوتا ہے قیمت ایک اونس ایک روپیہ عمہ

نکھار عبیر } یہ تیل نہ صرف مونچھوں کے بلکہ ہر جگہ کے بالوں کو بخوبی بڑھاتا ہے انکی سیاہی کو قائم رکھتا ہے ان کو ملائم کرتا ہے۔ آہا رعب دار مونچھوں والا چہرہ کیسا ہی بھلا معلوم ہوتا ہے۔ فی شیشی سوا اونس ۱۲ر نمونہ ۴ر

چیت موہنی } اس ابٹن کو غسل کے وقت استعمال کرنیسے چہرہ کے بدنما داغ کیل چھائیاں وغیرہ دُور ہو کر بہرہ صاف ہو جاتا ہے جھریاں نہیں پڑتی ہیں چہرہ کی رنگت دن بدن نکھرتی جاتی ہے صورت منموہنی ہوتی جاتی ہے ولایت کی لیڈیاں اسکا استعمال کرکے حیران ہوتی ہیں ایک ہندوستانی دوائی انکی ہزاروں ایسی ادویات کے مقابلہ میں عمدہ ہے قیمت صرف ایک روپیہ (عمہ) نمونہ چار ٹکے ۴ر

دل منڈی } غسل کے بعد استعمال کیا جاتا ہے یہ ایک قسم کا روغن ہے جو چہرہ کو چمکاتا ہے اور داغ کیل وغیرہ کو دُور کرتا ہے اگر غسل سے پہلے ابٹن اور غسل کے بعد دل منڈی استعمال ہو تو بس کیا ہی کہنا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عمہ) نمونہ ۴ر

پران سُکھ } چھاتیوں کو ڈھلکنے سے بچاتا ہے اور ڈھلکے ہوؤں کو اصلی حالت پر لاتا ہے اور سخت کرتا ہے بھدے پستان واقعی عورت کیلئے وبال جان ہوتے ہیں قیمت سالم [illegible] نمونہ ایک روپیہ

محافظ دہن } منہ کے چھالوں کے واسطے مفید ہے بچوں کو ہوں یا بڑوں کو قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸ر) نمونہ (۴ر)

دوائی داد } اس کے چند یوم لگانے سے داد خواہ کسی جگہ ہو آرام آجاتا ہے چنبل کو بھی نافع ہے بہت نرم جگہ پر جبکہ کھجایا ہوا ہو تھوڑی دیر لگتی ہے۔ اور دوسری جگہوں پر نہیں لگتی۔ دھبہ داغ کچھ نہیں پڑتا۔ کپڑے خراب نہیں ہوتے اسکو لگا کر کوئی کام بند نہیں کرنا پڑتا۔ قیمت ۴ ڈرام ایک روپیہ۔ نمونہ ایک ڈرام ۴ر

ہر دل عزیز } جن لوگوں کے منہ سے بدبو آتی ہے اگرچہ ان کو معلوم نہ ہو مگر کوئی شخص ان کے نزدیک ہو کر بات کرنا گوارا نہیں کرتا پاس بیٹھنا مشکل ہوتا ان گولیوں کو منہ میں رکھ کر چوستے رہنے سے بدبوئے دہن دُور ہو کر خوشبو پیدا ہوتی ہے اور دانت مضبوط ہوتے ہیں۔ قیمت ۱۰۰ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۲ر

مصلح پان } پان کھانیوالے اصحاب کو سفر میں جہاں پان نہیں ملتا ازحد تکلیف ہوتی ہے اسکے علاوہ ہم نے دیکھا ہے کہ بازاری پان بیچنے والے اکثر غلیظ برتنوں وغیرہ میں مصالح رکھتے ہیں اسواسطے یہ مصالحہ بنایا گیا ہے ایک پان پر چٹکی رکھ دیجئے پان تیار ہے ایسے ہی رنگ دیگا ویسا ہی مزا دیگا اور اسکے علاوہ بدبوئے دہن کو دُور کریگا۔ قوت بڑھاویگا۔ دانتوں کو مضبوط کریگا۔ بلغم و رطوبت کو خشک کریگا۔ قیمت ایک روپیہ۔ نمونہ ۴ر

گولی پان } وہ لوگ جو بلا پان کے پڑے پڑے منہ میں ڈالنے کے پان کا مزا لینا چاہتے ہیں وہ ان گولیوں کو کھا دیں ایک گولی منہ میں رکھنے سے پان کا مزا آویگا باقی سب اوصاف مندرجہ بالا ہیں قیمت ۴۰ گولی ایک روپیہ۔ نمونہ ۲ر

گلا کیورا } یہ گولیاں گلے و منہ کی امراض کے لئے اکسیر ہیں جن کو گلے جلدی جلدی بڑ جاتے ہیں ان کیواسطے اکسیر ہیں معالجہ خراش گلو۔ منہ میں چھالے۔ سرخی زبان وغیرہ کو نافع ہیں۔ منہ میں رکھ کر دو تین گولی ہر روز چوسنی چاہیئے۔ قیمت ۱۶ گولی آٹھ آنے (۸ر)

خط و کتابت و تار کا پتہ:— **امرت دھارا ۶ لاہور**

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

اصلی ممیرا

مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولا حکیم نورالدین خلیفہ اول رضی اللہ عنہ
یہ سُرمہ گکروں جالا پھولا پڑبال پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو یا آنکھ دکھتی ہو سفیدی ہو۔ یا سُرخی خارش دھند ہو۔ غرض امراض چشم کے واسطے نہایت مفید ثابت ہے۔ اور یہ شرط ہے کہ اگر کسی نے ایک دو ہفتہ استعمال کیا اور اس نے یہ خوبیاں نہ پائیں تو سرمہ واپس کریں قیمت بمعہ محصول کی ہیں واپس کرونگا۔ استعمال صبح و شام دو دو سلائیاں لگایا کریں۔ یا فقط شام کے وقت استعمال کریں۔ بلاناغہ۔ قیمت قسم اعلیٰ دو روپے قسم دوم ایک روپیہ قسم سوم ۸ر فی تولہ ست سلاجیت مومیائی میرے پاس اول درجہ کی ہے۔ یہ دوائی نوے فیصدی بیماری کے واسطے اکسیر ہے۔ نوٹ۔ قسم اول درجہ ۱۲ر قسم دوئم ۸ر۔ یہ سرمہ ممیرا مصدقہ قریباً اٹھارہ ہزار روپیہ کا میں نے فروخت کیا ہے۔ تجربہ میں نہایت مفید پایا ہے۔ المشتہر۔ احمد نور کابلی مقام قادیان۔ پنجاب

ہر جگہ چلنے والی فائدہ مند تجارت

ہمارے ولایتی۔ امریکن۔ جاپانی۔ انڈین کٹ پیس پارچہ کی تجارت قلیل سرمایہ سے ہر جگہ چلنے والی ہے۔ بیوپاریوں کی سہولت کیلئے چھوٹی چھوٹی گانٹھیں تین سو دو سو اور یکصد روپیہ کی بھیجی جاتی ہیں۔ جن میں زنانہ مردانہ ضرورت کا ہر قسم کا پارچہ ہوتا ہے۔ موسم بہار اور موسم گرما کا تازہ مال آگیا ہے۔ ذاتی ضرورت کے لئے پچاس روپیہ کا بنڈل منگوائیے۔ چہارم رقم ہمراہ آرڈر آنی چاہیئے۔ امریکن کمرشیل کمپنی (رجسٹرڈ) بمبئی ۱۱

اکسیر حافظہ

طلبا۔ مدرسین اور شائقین علم کیلئے نایاب تحفہ ہے

دماغی کمزوری۔ کمزوری حافظہ اور نسیان کے متعلق ہندوستانی و انگریزی ڈاکٹروں حکیموں کی تجربہ شدہ دوا ہے۔ ان کی رائے ہے۔ کہ امتحانات کے ایام میں اس کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ عوام سے قیمت ایک اونس عہ۔ غرباء کو رعایت۔ اکسیر تلی۔ دوائی گیگھ۔ اکسیر دمہ۔ اکسیر بواسیر۔ ہر دو قیمت ہر ایک فی اونس عہ۔ مرہم بواسیر ۱ر فی اونس۔ دوائی موتیا بند ہے ر اخراجات بذمہ خریدار۔ نوٹ:۔ یہ جملہ ادویات ہومیوپیتھک ہیں۔ اور علاوہ ان کے ہمارے ہاں ہر مرض کا کامیاب علاج ہوتا ہے

فضل الٰہی برادرز محلہ دار الفضل۔ قادیان

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں یہ موتی سُرمہ ہی مقبول ہے

لہٰذا آپ کو بھی یہ بہترین موتی سُرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے تحریر فرماتے ہیں کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں کچھ سرخی بھی رہتی تھی ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا موتی سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔ یہ موتی سرمہ ضعف بصر، ککرے، پھلی، جالا، پھولا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوندا، ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھینگے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائینگے قیمت فی تولہ ہے، محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

دل میں نئی امنگ، اعضاء میں نئی ترنگ۔ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا، کمزور کو زوردار اور زردرو کو سرخ و شادہ بنانا، بوڑھے کو جوان اور جوان کو نوجوان بنانا اس اکسیر ادویہ کا کرشمہ ہے۔ آپ اکسیر البدن استعمال کرکے اپنے اندر طاقت کا بھاری ذخیرہ جمع کر سکتے ہیں۔ قیمت ایک ماہ کی خوراک صرف پانچ روپے محصولڈاک علاوہ حکیم صاحبان تو اکسیر البدن کو ہی ترجیح دیتے ہیں۔ جناب مولانا حکیم قطب الدین صاحب جو قادیان میں سب سے پرانے اور تجربہ کار حکیم ہیں وہ اکسیر البدن کے متعلق اپنا تجربہ یوں بیان فرماتے ہیں کہ مجھے کمزوری کی وجہ سے کمر درد کی سخت شکایت تھی۔ یہاں تک کہ اٹھنے بیٹھنے سے بھی سخت لاچار تھا آپ کی دوا اکسیر البدن کے استعمال کے بعد میری صحت بہت اچھی ہو گئی۔ واقعی یہ دوا مقوی اعصاب۔ مقوی دماغ اور مقوی جسم و باہ ہے۔
ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)

بے اولادوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے

جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ عوام اسے اٹھرا اور اطبا، و ڈاکٹر اسقاط حمل یا مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ سخت موذی اور تباہ کن مرض ہے جس سے بے شمار گھرانے بے چراغ اور بے اولاد رہتے ہیں۔ اس مرض کا مجرب ترین علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت خلیفہ جناب مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ۔ شاہی طبیب سے سیکھ کر محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا) ایجاد کیں ہزارہا لوگوں کی مجرب و آزمودہ اور گذشتہ پچیس برس سے زیر استعمال ہیں۔ اور جو سوائے ہمارے دواخانہ کے کسی دوسری جگہ سے ہرگز نہیں مل سکتیں۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً ہماری محافظ اٹھرا گولیاں طلب کر کے استعمال کرے۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھے سو مشک آنست کہ خود ببوید۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک دس تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک نوٹ۔ علاوہ ازیں ہمارے دواخانہ سے تمام ادویات برائے امراض مخصوصہ مرداں و زنان اور طاقت اور امراض چشم بہ رعایت مل سکتی ہیں۔ ملنے کا پتہ: عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی۔ قادیان۔ پنجاب

آنکھوں

کی تمام بیماریوں خصوصاً ککروں کے لئے ہمارا

سُرمہ نورانی

تیر بہدف ثابت ہو چکا ہے سینکڑوں اسناد موجود ہیں۔ آپ بھی فائدہ حاصل کریں قیمت فی تولہ عہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

گاندھی جی کو ان کی اس خواہش کی بنا پر کہ وہ موجودہ سیاسی صورت حال کے متعلق ایک بیان دینا چاہتے ہیں۔ ۶ / مارچ حکومت ہند نے تحریر کیا ہے کہ وہ اپنا بیان حکومت کے پاس بھیج دیں تا وہ اس پر غور کر سکے۔ اور اگر مناسب سمجھا جائیگا تو اسے اخبارات میں شائع کرنے کی اجازت دے دی جائے گی۔

رہتک سے ۸ مارچ کی اطلاع ہے کہ ایک قریبی موضع بوہر میں حسب دستور میلہ ہوا۔ تماشائیوں کی تعداد پچاس ہزار تھی۔ ہندوؤں نے پہلے سے ہی مسلمان دوکانداروں کو لوٹنے کی سازش کر رکھی تھی۔ چنانچہ ایک طرف تو انہوں نے دوکانداروں کو لوٹنا شروع کر دیا۔ اور دوسری طرف مسلمانوں پر عام ہلہ بول دیا۔ جس سے متعدد مسلمان سخت مجروح ہوئے۔

پانی پت کے ہندوؤں نے ۹ مارچ کو بغیر اجازت ہولی تہوار پر جلوس نکالا۔ اور جامع مسجد کے قریب جا کر مسلمانوں پر رنگ پھینکا۔ پولیس نے مسلمانوں کی درخواست کے باوجود کسی قسم کی مداخلت نہ کی۔

کشمیر شیخ محمد عبد اللہ صاحب کو وزیر اعظم کی طرف سے ایک مکتوب موصول ہوا ہے۔ جس میں یہ خواہش ظاہر کی گئی ہے۔ کہ مسلمانوں کی شکایات پر بالمشافہ گفتگو ہونی چاہیئے۔ وزیر اعظم نے اس امر کا اقرار کیا ہے کہ گلینسی کمیشن کی بعض سفارشات پر عمل درآمد میں یقیناً تاخیر ہو گئی ہے۔ آپ نے خواہش ظاہر کی ہے کہ بعض مزید اور اہم شکایات سے ان کو مطلع کیا جائے۔

وائسرائے ہند اور لیڈی ولنگڈن ۹ مارچ کی صبح لاہور پہنچے آپ کی آمد پرائیویٹ تھی۔ لیکن پھر بھی پولیس کے غیر معمولی انتظامات تھے۔ ۱۰ / مارچ کو منڈی ہائیڈرو الیکٹرک سکیم کی رسم افتتاح ادا کی۔

صدر اسمبلی سر ابراہیم رحمت اللہ کے صدارت سے استعفیٰ کو وائسرائے ہند نے منظور کر لیا ہے۔

حکومت ہند کی ہدایات کے ماتحت صوبہ سرحد کے گورنر وزیریوں اور محسودیوں کے ایک جرگہ کے ساتھ ملاقات کر کے ان کو تنبیہ کریں گے۔ کہ اگر وہ چار روز کے اندر خوست سے اپنے قبائل کو واپس نہ بلائینگے۔ تو حکومت ہند شدید کارروائی کرنے پر مجبور ہو گی۔

چندر نگر کے فرانسیسی کمشنر پولیس پر ۹ مارچ کو جبکہ وہ شام کے وقت باہر جا رہے تھے۔ تین مسلح بنگالیوں نے فائر کئے تین گولیاں ان کے لگیں۔ مگر زخم مہلک نہیں ہیں۔ دو حملہ آور فرار ہو گئے۔ اور تیسرے کو جو کلکتہ کا رہنے والا ہے گرفتار کر لیا گیا۔

وائسرائے کی آمد لاہور کے موقعہ پر پولیس نے دو کانگرسیوں کو گرفتار کر لیا۔ جو ریلوے سٹیشن کے قریب گشت کر رہے تھے ان کے ہاتھ میں سیاہ جھنڈیاں تھیں۔ اور وہ وائسرائے گو بیک کے نعرے لگا رہے تھے۔

چینگانگ کی اطلاع مظہر ہے کہ ایک فوجی دستہ نے جو مفروروں کی تلاش میں جا رہا تھا۔ ۹ مارچ کو دو مسلمانوں کو مشتبہ سمجھ کر ان کو ٹھہرنے کا حکم دیا۔ لیکن انہوں نے تعمیل نہ کی۔ اس پر انہیں مفرور سمجھ کر گولی سے ہلاک کر دیا گیا۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ وہ عام مسافر تھے۔

ہفتہ وار اخبار گورو گھنٹال لاہور کی ۱۴ / ۲۱ جنوری ۱۹۳۳ء کی دو اشاعتیں ان کی نقول اقتباسات اور تراجم حکومت ہند نے بحق ملک معظم ضبط کر لی ہیں۔

کشمیر مسلم کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی نے اپنے ۹ مارچ کے اجلاس میں ایک مؤثر لائحہ عمل تیار کر کے تمام مسلم قوم کے نام ایک بیان جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس میں تمام اسلامی فرقوں کو میدان سیاست میں آنے اور اس سلسلہ میں تمام مصائب وخطرات کو برداشت کرنے کی دعوت دی جائیگی۔

ہائیڈرو الیکٹرک ورکس کا ۱۰ مارچ کو لاہور میں وائسرائے نے افتتاح کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس سکیم سے قحط کے خطرات بہت کم ہو گئے ہیں۔ ویسے ہندوستان میں بے شک بہت سے ہائیڈرو الیکٹرک ورکس ہیں۔ مگر آپ فخر کر سکتے ہیں۔ کہ پنجاب نے اس ملک میں سب سے بڑا ہائیڈرو الیکٹرک پراجیکٹ تیار کیا ہے اور مجھے اس بات کا فخر ہے کہ ہندوستان کی یہ اہم صنعتی سکیم میرے وطن کے انجینیروں کے دماغ کا نتیجہ ہے۔

ڈورن ۹ مارچ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ سابق قیصر جرمنی نے خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ جرمن گورنمنٹ سے درخواست کر کے جرمن جانے کی اجازت حاصل کی جائے۔

چین وجاپان کی جنگ کے متعلق چینفنگ ۸ مارچ کی اطلاع مظہر ہے کہ جاپانی افواج سرانا ہیکو اناکے درمیان کے تمام مقامات پر جہاں چینی افواج جمع ہیں بمباری کر رہی ہیں۔ اب جاپانی افواج شمالی چین کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

سر محمد یعقوب سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ لکھتے ہیں کہ انہیں آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے ۱۴ ارکان کے دستخطوں سے اس مضمون کا ایک خط موصول ہوا ہے۔ کہ چونکہ مسٹر عبد العزیز صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے بے حد مستبدانہ اور غیر آئینی رویہ اختیار کیا تھا۔ اس لئے لیگ کو اب ان پر کوئی اعتماد نہیں۔ اس لئے ہم دستخط کنندگان۔ لیگ کے آئندہ اجلاس میں ملامت کی تجویز پیش کر کے ان کو صدارت سے سبکدوش کرانا چاہتے ہیں۔

نیویارک سے ۹ مارچ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ مولانا شوکت علی امریکہ کا دورہ ختم کر چکے ہیں اور اپریل کے شروع میں ہندوستان پہنچ جائینگے۔

تخفیف اسلحہ کانفرنس جینوا کے متعلق پیرس کے اخبارات نے متفقہ طور پر یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اس گفت وشنید کا مطلب یہ ہے کہ فرانس کے اسلحہ میں تخفیف کر دے اور اس پانچ برس کی عارضی صلح کا یقیناً یہ نتیجہ نکلے گا۔ کہ فرانس اور دوسری پر امن قومیں پیچھے رہ جائیں گی۔ اور جرمنی کی ہٹلر گورنمنٹ اور اطالیہ کی حکومتیں پہلے سے بھی زیادہ مسلح ہو جائینگی۔

ایوان والیان ریاستہائے ہند کے آئندہ اجلاس کا افتتاح ۳۰ مارچ ۱۰ بجے وائسرائے ہند فرمائیں گے۔ ۱۴ اور ۱۵ مارچ کو وائسرائے اور والیان ریاست کے درمیان ایک پرائیویٹ کانفرنس منعقد ہو گی۔ جس میں نشستوں کی تقسیم کا مسئلہ طے کیا جائیگا۔ نیز اس موقعہ پر وائسرائے وہائٹ پیپر کے ان نکات پر جن کا تعلق دیسی ریاستوں سے ہے۔ تبادلہ خیالات کریں گے۔

چوہدری خلیق الزمان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے پنڈت مالویہ پر نئے آئین پر عمل کرنے کے لئے زور دیا۔ تاکہ گاندھی جی اور دوسرے پولیٹیکل قیدیوں کی رہائی کے لئے میدان صاف ہو جائے۔ لیکن پنڈت مالویہ نے یہ کہہ کر ان کے دلائل کو رد کر دیا کہ جس آئین کو لبرل تسلیم نہیں کرتے۔ اس کے حق میں کانگرس کس طرح فتویٰ دے سکتی ہے۔

کلکتہ پولیس نے ۹ مارچ کو ابھے آشرم کی زمینوں، مکانوں اور قابل انتقال جائداد پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور آشرم کے تمام سکان کو فی الفور وہاں سے نکل جانے کا حکم دیا۔ یہ ضبطی کانگرسی تحریک کے جاری رکھنے میں امداد دینے کے الزام میں ہوئی ہے۔

اسمبلی کے بیس سے زیادہ ممبروں نے ایک قرارداد پیش کرنیکا نوٹس دیا ہے جس میں وائسرائے ہند سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ مرکزی فنڈوں میں سے پچاس لاکھ روپیہ اچھوتوں کی مجلسی اور تعلیمی حالت کی اصلاح کے لئے عطا کریں۔